**کووڈ 19کی دوسری لہر مزید دانشمندانہ اقدامات کی متقاضی ہے**

* پالیسی اور عمل درآمد کی سطح پر صحت سے متعلق گورننس کے سنگین چیلنجوں کا سامنا ہو سکتا ہے
* پہلی لہر کے دوران حاصل کامیابیاں ضائع ہو سکتی ہیں ، ٹی ڈی ای اے /فافن کی کووڈ 19 پر پہلی رسپانس مانیٹرنگ رپورٹ جاری

اسلام آباد ، 4 دسمبر ، 2020: کورونا وائرس کی دوسری لہر کے دوران ملک کو پالیسی اور عمل درآمد کی سطح پر صحت سے متعلق گورننس کے سنگین چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے ۔ اگر توجہ نہ دی گئی تو اس وبائی مرض کی پہلی لہر کے دوران حاصل ہونے والی کامیابیاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔

اس امر کا اظہار ٹرسٹ فار ڈیمو کریٹک ایجوکیشن اینڈ اکاونٹبلیٹی ۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک ( ٹی ڈی ای اے۔فافن ) کی کووڈ 19 پر پہلی رسپانس مانیٹڑنگ رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اکتوبر کے دوران کرونا کے مصدقہ نئے مریضوں کی تعداد 313،431 سے بڑھ کر 333،970 اور اس وباکے باعث مرنے والوں کی مجموعی تعداد 324 نئی اموات کیساتھ 6823 ریکارڈ کی گئی ۔ وبا سے متعلقہ مختلف شراکت داروں کے سروے اور پراجیکٹ میں شامل بیس اضلاع میں تعینات شمارکنندگان کے ذریعے جمع کئے گئے اعدادوشمار پر مبنی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس بے تحاشا اضافے کی روک تھام کیلئے حکومت کی طرف سے مزید سنجیدہ اور خصوصی اقدامات نا گزیر ہیں ۔ ضلعی سطح پر صحت کے محدود بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ فرنٹ لائن پر اس مرض کا مقابلہ کرنے والوں اور دیگر متعلقہ شراکت داروں جیسا کہ سول سوسائٹی کے اراکین اور صحافیوں کی استعداد کار کو فروغ دینا ناگزیر ہے ۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال کے شروع میں اس مرض کے ظاہر ہوتے ہی اس سے نمٹنے کیلئے ایک مربوط طریق کار تشکیل دیا گیا جو زیر مشاہدہ 16 اضلاع میں سے 14 اضلاع میں درست طور پر موجود ہے ۔ طبی عملہ ، منتخب عوامی نمائندے اور سول سوسائٹی تنظیموں سمیت اس وبا سے نمٹنے والے مختلف متعلقہ کردار فعال ہیں ۔ تحقیق کے مطابق زیر مشاہدہ 16 اضلاع میں اس طریق کار کے موثر ہونے کے حوالے سے جواب دہندگان کی اکثریتی رائے (78 فیصد) اوسط سے انتہائی موثر ہونے کی درجہ بندی ظاہر کرتی ہے ۔شرکت کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اس حوالے سے بیشتر اضلاع کا دعویٰ ہے کہ وہاں ایس او پیز کی تیاری اور ان پر عملدرآمد تمام متعلقہ شراکت داروں بشمول سکولوں ، کاروباری اداروں اور تاجروں کی مشاورت سے کیا جاتا ہے ۔ تاہم اس حوالےسے مختلف اہم شراکت داروں کی رائے اور ٹی ڈی ای اے/ فافن کے شمار کنندگان کے مشاہدے کے مطابق ایس او پیز پر عمل درآمد اور نفاذ کا معاملہ ابھی تک سنجیدہ تحفظات کا شکار ہے ۔ اسی طرح ضلعی سطح پر اس وباسے نمٹنے کی صلاحیت کے حوالے سے مختلف اہم شراکت داروں کی رائے میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے ۔ زیر مشاہدہ تمام 16 اضلاع کے سرکاری حکام ضلعی سطح پر ذاتی حفاظتی سازوسامان (پی پی ایز) کے کافی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تاہم ڈاکٹرز اور طبی عملے ( پیرا میڈیکس) کی تنظیموں کے اکثر نمائندوں نے حکام کے اس دعوے کی جزوی تائید کی ۔ رپورٹ کے مطابق اگر وبا کے پھیلاو میں نمایاں کمی نہیں ہوتی اور مریضوں کی تعداد بڑھتی ہے تو ضلعوں میں صحت کی سہولیات پر نہ صرف دباو بڑھے گا بلکہ ٹیسٹوں کے فقدان ، قرنطینہ کی صلاحیت اور وینٹی لیٹرز جیسی اہم ضرورتوں کی شدید کمی کا خدشہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس وبا سے نمٹنے کیلئے ڈاکٹرز اور طبی عملے کی تعداد اور مہارت بھی ایک بڑا مسلہ ہے ۔ زیر مشاہدہ ااضلاع کی اکثریت (16 میں سے 11) میں ڈاکٹر وں کی اکثریت اور ایک تہائی ( 14 میں سے 5) اضلاع میں طبی عملے ( پیرا میڈیکس ) کے نمائندوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ان کے ساتھی اس حوالے سے مناسب تربیت اور مہارت سے لیس نہیں ہیں ۔ رپورٹ کے مطابق ہم صلاحیت اور استعداد کار کے اس اہم مسلے کو نظر انداز نہیں کر سکتے تاہم کووڈ 19 سے نمٹنے کی سیاسی اور پالیسی حرکیات اس سے بھی زیادہ اہم ہیں ۔ حکومت کے خلاف جاری حزب اختلاف کی تحریک کے کے نتیجے میں اکتوبر کے دوران وبا کی قانونی نگرانی کم جبکہ سیاسی اقدامات زیادہ کئے گئے۔ حکومت نے اس دوران اپنی حکمت عملی کو اس طرح استوار کیا کہ اقتصادی سرگرمیاں متاثر نہ ہوں ۔ مرض کے پھیلاو کو روکنے کیلئے دفاتر کاروباری اداروں اور افراد کیلئے ایس او پیز اور ان پر عملدر آمد کی رہنمائی فراہم کی گئی ۔ رپورٹ کے مطابق وسائل کی کمی کے مستقل چیلنج کے ساتھ ساتھ کووڈ 19 کی پہلی لہر کے مقابلے میںدوسری لہر کے دوران بڑھتی ہوئی سیاست بازی اورعوام کی طرف سے ایس او پیز پر عمل در آمد کا فقدان بڑے پالیسی چیلنجز بن سکتے ہیں ۔